جدید نظر ثانی ایڈیشن

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرہ آفاق کتاب
شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد
فی حلِّ
شرح العقائد

مؤلف
اُستاذ العلماء حضرت مولانا اکرام الحق
مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرۃ مولانا
ظہور الحق نور اللہ مرقدہٗ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

خصوصیات
- اعراب • ترجمہ
- تقطیع عبارت واغراض
- مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت
- فوائد عجیبہ

جامعہ عمر بن الخطاب رض
سوفٹی روڈ چوک فاروق اعظم شاہ رکن عالم کالونی ملتان، فون: 061-4555183

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب

شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد

فی حلِّ

شرح العقائد

خصوصیات

اعراب | ترجمہ | تقطیع عبارت و اغراض | مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت | فوائد عجیبہ

استاذ العلماء حضرت مولانا **اکرام الحق**

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرت مولانا

ظہور الحق نور اللہ مرقدہ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

جامعہ عمر بن الخطاب رض

ملتان فون 061-4555183

نام کتاب............... توضیح العقائد فی حل شرح العقائد

مؤلف............ مولانا اکرام الحق صاحب

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک، ملتان۔ ۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

سن طباعت ثانی...... .... ماہ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/دسمبر ۲۰۱۲ء

کمپوزنگ...... .... مولوی محمد فیاض ندیم (خیر المدارس ملتان)، شمس مصطفیٰ (عمر بن الخطاب ملتان)

تعداد..................۱۱۰۰

﴾......رابطہ کے لیے......﴿

☆ مولانا اکرام الحق صاحب مدرس جامعہ عمر بن الخطاب

۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

☆ اسٹاکسٹ: مکتبہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

۰۳۰۱۷۵۷۴۹۷۷

﴾......ملنے کا پتہ......﴿

☆ ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

☆ ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ نزد خیر المدارس ملتان

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

☆ وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

☆ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ العارفی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

طباعت ـــــ فیصل فدا پرنٹنگ پریس ملتان ـ فون 061-4570046

☆☆☆☆☆☆

قوله واما نبوة محمد علیه السلام الخ یہاں سے شارح نبی علیہ السلام کی نبوت کو ثابت کر رہے ہیں اس پر اولاً ایک دلیل پیش کی پھر اس دلیل کے دوسرے مقدمہ کو دو دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔

دلیل: آپ علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا (یہ صغریٰ ہے) یہ دعویٰ کرنا تواتر سے ثابت ہے اور دلیل نبوت پیش کی (یہ کبریٰ ہے) یعنی معجزہ ظاہر فرمایا تو جو دعویٰ نبوت کرے اور اس پر دلیل نبوت بھی پیش کرے تو وہ نبی ہوتا ہے، تو آپ علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوگئی۔ اب کبریٰ جو دوسرا مقدمہ ہے شارح نے اس پر دو دلیلیں پیش کی ہیں:

دلیل نمبر (۱): آپ علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا ہے کہ قرآن کریم یہ اللہ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل کیا گیا اگر تمہیں اس کے بارے میں شبہ ہو کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ میں نے اس کو باوجود اُمی ہونے کے خود گھڑ لیا ہے تو پھر اس کے مثل ایک چھوٹی سی سورت بنا کر دکھاؤ حالانکہ تم کمال بلاغت تک پہنچے ہوئے ہو، اس کے باوجود تم مثل نہ بنا سکو تو پھر یقین کر لینا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، تو وہ لوگ باوجود کوشش کے اس کے مثل بنانے سے عاجز رہے تو اس سے قرآن کا معجز ہونا اور آپ علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمانا ثابت ہوگیا۔

دلیل نمبر (۲): **وثانیهما الخ** آپ علیہ السلام سے صادر ہونے والے ایسے امور خارق عادت ہیں کہ جن کا قدر مشترک حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے، اگرچہ ان کی تفاصیل یعنی جزئی واقعات خبر آحاد کے درجہ میں ہیں۔ جیسے پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا، جانوروں کا آپ سے شکایت کرنا، آپ کی انگلی مبارک سے پانی کا جاری ہونا اور سینکڑوں کا اس سے سیراب ہو جانا وغیرہ، بہر حال یہ جزئی واقعات خبر واحد کے درجہ میں ہیں مگر قدر مشترک حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں جیسے حضرت علیؓ کی شجاعت اور حاتم طائی کی سخاوت کے واقعات میں سے ہر واقعہ خبر واحد ہے مگر ہر واقعہ کا دلیل شجاعت و دلیل سخاوت ہونا حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے۔

وَ قَدْ يَسْتَدِلُّ اَرْبَابُ الْبَصَائِرِ عَلٰى نُبُوَّتِهٖ بِوَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا مَا تَوَاتَرَ مِنْ اَحْوَالِهٖ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَحَالَ الدَّعْوَةِ وَبَعْدَ تَمَامِهَا وَ اَخْلَاقِهِ الْعَظِيْمَةِ وَ اَحْكَامِهِ الْحِكَمِيَّةِ وَ اِقْدَامِهٖ حَيْثُ تَحَجَّمَ الْاَبْطَالُ وَوُثُوْقِهٖ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَ ثَبَاتِهٖ عَلٰى حَالِهٖ لَدَى الْاَهْوَالِ بِحَيْثُ لَمْ تَجِدْ اَعْدَاؤُهٗ مَعَ شِدَّةِ عَدَاوَتِهِمْ وَ حِرْصِهِمْ عَلَى الطَّعْنِ فِيْهِ مَطْعَنًا وَلَا اِلَى الْقَدْحِ فِيْهِ سَبِيْلًا فَاِنَّ الْعَقْلَ يَجْزِمُ بِامْتِنَاعِ اِجْتِمَاعِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فِيْ غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْكَمَالَاتِ فِيْ حَقِّ مَنْ يَّعْلَمُ اَنَّهٗ يَفْتَرِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ ثَلٰثًا وَ عِشْرِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُظْهِرُ دِيْنَهٗ عَلٰى سَائِرِ الْاَدْيَانِ وَ يَنْصُرُهٗ عَلٰى اَعْدَائِهٖ وَيُحْيِيْ اٰثَارَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ ثَانِيْهِمَا اَنَّهُ ادَّعٰى ذٰلِكَ الْاَمْرَ الْعَظِيْمَ بَيْنَ اَظْهُرِ قَوْمٍ لَا كِتَابَ لَهُمْ وَ لَا حِكْمَةَ مَعَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهُمُ الْاَحْكَامَ وَالشَّرَائِعَ

وَاَتَمَّ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَ اَكْمَلَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فِي الْفَضَائِلِ الْعِلْمِيَّةِ وَالْعَمَلِيَّةِ وَنَوَّرَ الْعَالَمَ بِالْاِيْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَاَظْهَرَ اللّٰهُ دِيْنَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ كَمَا وَعَدَهٗ وَلَا مَعْنٰى لِلنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ سِوٰى ذٰلِكَ۔

ترجمہ: اورارباب بصائر نے یعنی بصیرت والوں نے آپ کی نبوت پر دوطرح سے استدلال کیا ہے ان میں سے ایک تو وہ آپ کے احوال ہیں جو تواتر سے ثابت ہیں نبوت سے پہلے تبلیغ اور دعوت کے وقت اوراس دعوت کے مکمل ہونے کے بعد اور آپ علیہ السلام کے اخلاق عظیمہ اور حکمت پر مبنی احکام اور آپ کا ایسے مواقع میں آگے بڑھ جانا جہاں بڑے بڑے بہادر پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کی عصمت اور حفاظت پر آپ علیہ السلام کا اعتماد اور آپ علیہ السلام کا اپنے حال پر ثابت قدم رہنا خطرات کے موقع پر اس حیثیت سے کہ آپ علیہ السلام کے دشمنوں کو آپ علیہ السلام سے شدید عداوت ہونے اور آپ علیہ السلام کو مطعون کرنے کی شدید حرص رکھنے کے باوجود نہ طعنہ زنی کا موقع ملا اور نہ ہی آپ علیہ السلام کی عیب گیری کا کوئی راستہ ملا۔ (یہ سب باتیں آپ کے نبی ہونے کی علامت ہیں) اس لئے کہ عقل ان امور کے اجتماع کو غیر انبیاء میں محال ہونے کا یقین کرتی ہے اور (اس بات کے امتناع کا) کہ اللہ تعالیٰ ان کمالات کو ایسے شخص میں جمع کردے کہ جس کے حق میں یہ معلوم ہو کہ یہ اللہ پر جھوٹ گھڑے گا پھر اس کو تیئس سال کی مہلت دے پھر اس کے دین کو تمام ادیان پر غالب کردے اور اس کی مدد کرے اس کے دشمنوں کے خلاف اور اس کے آثار کو زندہ رکھے اس کی موت کے بعد قیامت کے دن تک۔ اور ان دوطریقوں میں سے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ (نبی علیہ السلام نے) اس امر عظیم (نبوت) کا دعویٰ کیا ایسی قوم کے سامنے کہ جن کے پاس نہ کوئی کتاب تھی اور نہ ہی ان کے پاس حکمت تھی اور ان کو احکام اور شرع کی تعلیم دی اور مکارم اخلاق کی تکمیل فرمائی اور بہت سارے لوگوں کو کامل بنایا علمی اور عملی کمالات میں اور عالم کو ایمان اور عمل صالح سے منور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمایا جس طرح اس کا وعدہ فرمایا تھا اور نبوت اور رسالت کا اس کے سوا اور کوئی بھی مقصد نہیں۔

قولہ وقد يستدل ارباب البصائر الخ بعض ارباب بصیرت نے نبی علیہ السلام کی نبوت کو دوطریقوں سے ثابت کیا۔ پہلا استدلال کا طریقہ امام غزالیؒ نے پیش کیا ہے اور دوسرا طریقہ استدلال کا امام رازیؒ نے پیش کیا ہے جس کو شارحؒ "وثانيها انه ادعىٰ الخ" سے پیش کر رہے ہیں۔

پہلا استدلال: یہ استدلال امام غزالیؒ نے پیش کیا ہے کہ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ احوال ہیں جو تواتر سے ثابت ہیں نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد اور دعوت وتبلیغ کے وقت اور اس کے مکمل ہونے کے بعد۔

نبوت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ احوال تھے کہ کفار مکہ آپ کو "صادق الامین" کے لقب سے پکارتے تھے، اسی طرح آپ کا حُسنِ خُلق، بت پرستی سے اجتناب اور رسوماتِ جاہلیت سے اجتناب، اور غارِ حرا میں اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرنا وغیرہ، اور دعوت و تبلیغ میں بڑے بڑے جابر بادشاہوں کو دعوت حق دینا اور مسلمانوں کی قلت کے باوجود آپ پر کوئی خوف طاری نہ ہوا، فتح مکہ کے موقع پر فوج درفوج کافروں کا اسلام میں داخل ہونا اور سارے عرب کا آپ کا مطیع و فرمانبردار ہونا اور اطراف کے بادشاہوں کے پاس سے ہدایا وغیرہ آنا، مگر اس کے باوجود آپ کی عاجزی میں، شفقت میں، قناعت میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا، اس کے علاوہ آپ کے اخلاقِ عظیمہ ہیں جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے "وانك لعلىٰ خلقٍ عظيم" کفارِ مکہ کو آپ سے شدید دشمنی کے باوجود آپ کی ذات پر انگلی رکھنے کی جگہ نہیں ملتی اور کسی قسم کی طعنہ زنی کی چیز آپ کے اندر نہیں پاتے، جب یہ حال ہے تو عقل یقین کرتی ہے کہ اتنے بڑے کمالات غیر نبی میں جمع نہیں ہوسکتے اور جمع ہونا محال ہے۔ نیز عقل اس بات کے محال ہونے کا یقین کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے کمالات کو ایک ایسے شخص کے اندر جمع کردیں کہ جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ اس نے خدا کا رسول ہونے کا دعویٰ کرکے اس پر جھوٹ باندھ رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو تیئیس سال تک مہلت دے اور اس کے دین کو تمام ادیان پر غالب کردے اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی مدد کرے اور اس کی موت کے بعد اس کے آثار کو قیامت تک زندہ رکھے، تو ان چیزوں کا اجتماع پیغمبر کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہوسکتا، تو لہٰذا آپ کی نبوت ثابت ہے اور ظاہر ہے۔

دوسرا استدلال: یہ استدلال امام رازیؒ سے منقول ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایسے عظیم منصب یعنی رسالت کا دعویٰ ایسے لوگوں کے درمیان کیا تھا کہ جس کے پاس کوئی کتاب وغیرہ نہ تھی آپ نے ان کو احکام شرع کی تعلیم دی اور بہت سارے لوگوں کو علمی اور عملی کمالات میں کامل بنادیا۔ اور دنیا کو ایمان اور عمل صالح سے منور فرمایا اور مکارم اخلاق یعنی حیاء، جود و سخاوت، صلہ رحمی، اکرام ضیف وغیرہ کی تکمیل فرمائی، تھوڑے عرصے میں پورے عالم میں انقلاب برپا کردیا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

وَاِذَا ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهٗ وَ قَدْ دَلَّ كَلَامُهٗ وَ كَلَامُ اللّٰهِ الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ عَلٰى اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّهٗ مَبْعُوْثٌ اِلٰى كَافَّةِ النَّاسِ بَلْ اِلَى الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ثَبَتَ اَنَّهٗ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنَّ نُبُوَّتَهٗ لَا تَخْتَصُّ بِالْعَرَبِ كَمَا زَعَمَ بَعْضُ النَّصَارٰى۔

ترجمہ: اور جب آپ کا نبی ہونا ثابت ہوگیا اور خود آپ کا کلام اور اللہ کا کلام جو آپ پر اتارا گیا ہے اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ آپ (علیہ السلام) خاتم النبیین ہیں اور تمام لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں بلکہ جنات اور انسان دونوں کی طرف مبعوث ہیں تو یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ آپ (علیہ السلام) آخری نبی ہیں اور بے شک آپ کی نبوت عرب کے ساتھ بھی مختص نہیں جیسا کہ بعض نصاریٰ نے گمان کیا ہے۔

قولہ و اذا ثبت نبوته و قد دل الخ شارحؒ فرماتے ہیں کہ دلائل سے آپ علیہ السلام کا نبی ہونا ثابت ہوگیا اور